سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: تیئیسویں

رسالہ نمبر 1

رادالقحط والوباء ۱۳۱۲ھ
بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء

پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے
قحط اور وباء کو لوٹادینے والا

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

رادالقحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء ۱۳۱۲ھ

(پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وباء کو لوٹادینے والا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مسئلہ ۴۱: از کانپور مدرسہ فیض عام مرسلہ مولوی احمد اللہ تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب ۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار عہ میں اس طرح کا رواج ہے کہ کوئی بلاد میں ہیضہ، چیچک، وقحط سالی وغیرہ آجائے تو دفع بلا کے واسطے جمیع محلّہ والے مل کر فی سبیل اللہ اپنی اپنی حسب استطاعت چاول، گیہوں وپیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے ہیں اور مولویوں اور ملاؤں کو بھی دعوت کرکے ان لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمیع محلّہ دار بھی کھاتے ہیں، آیا اس صورت میں محلّہ دار کو طعام مطبوخہ کا کھانا جائز ہوگا یا نہ؟ طعام مطبوخہ کھانے کے لئے مانع وغیر مانع پر کیا حکم دیا جاتا ہے؟ **بینوا توجروا** (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔)

عـــہ: یعنی بنگالہ میں کہ یہ سوال کانپور میں وہیں سے آیا تھا کانپور سے بغرض تحریر جواب بھیجا گیا ۱۲۔

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمدللہ الذی وضع البرکۃ فی جماعۃ الاخوان وقطع الھلکۃ بتواصل الاحباء والجیران و الصلٰوۃ والسلام علی صاحب الشفاعۃ مجیب الدعوۃ ومحب الجماعۃ دافع البلاد والوباء والقحط و المجاعۃ وعلی الہ وصحبہ و جماعۃ المسلمین وعلینا فیھم یاارحم الراحمین اٰمین اٰمین اٰمین یاربنا اٰمین۔	تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے بھائیوں کے اجتماع میں برکت فرمائی اور اہل محبت اور پڑوسیوں کی ملاقات وصلہ میں مصیبت کو قطع فرمایا اور صلوٰۃ وسلام مالک شفاعت، دعوت قبول، جماعت سے محبت، مصیبت و وبلاء اور بھوک اور قحط کو دفع کرنے والی ذات پر اور ان کی آل واصحاب اور مسلمانوں کی جماعت اور ان کے ساتھ ہم پر یاارحم الراحمین، آمین آمین اے ہمارے رب آمین !

فعل مذکور بقصہ مسطور اور اہل دعوت کو وہ کھانا کھانا شرعاجائز وروا جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلانہیں۔ قال اللہ تعالٰی:

"لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡکُلُوۡا جَمِیۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا"[1]	تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ مل کر یا الگ الگ۔

توبے منع شرع ارتکاب ممانعت جہالت وجرات۔

وانا اقول: وباللہ التوفیق (اور میں کہتاہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔ت) نظر کیجئے تو یہ عمل چند دواؤں کا نسخہ جامعہ ہے کہ اس سے مساکین وفقراء بھی کھائیں گے، علماء وصلحاء بھی عزیز ورشتہ دار بھی قریب واہل جوار بھی تواس میں بعد وابواب جنت اٹھ خوبیاں ہیں:

(۱) فضیلت صدقہ **(۲)** خدمت صلحاء **(۳)** صلہ رحم **(۴)** مواساۃ جار

(۵) سلوک نیک سے مسلمانوں خصوصا غرباء کادل خوش کرنا **(۶)** ان کی مرغوب چیزیں ان کے لئے مہیا کرنا۔

[1] القرآن الکریم ۲۴/ ۶۱

(۷) مسلمان بھائیوں کو کھانا دینا **(۸)** مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع ہونا۔

اور ان سب امور کو جب بہ نیت صالحہ ہوں باذن اللہ تعالٰی رضائے خدا عفو وخطاء ودفع بلا میں دخل تام ہے ظاہر ہے کہ قحط، وباء، ہر مصیبت وبلا گناہ کے سبب آتی ہے۔

قال اللہ تعالٰی "وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ" [2]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور تمھیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے۔(ت)

تو اسباب مغفرت ورضا ورحمت بلاشبہ اس کے عمدہ علاج ہیں۔ اب بتوفیق اللہ تعالٰی احادیث سنئے:

حدیث۱: حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الصدقہ لتطفئ غضب الرب و تدفع میتۃ السوء، رواہ الترمذی [3] وحسنۃ وابن حبان فی صحیحہ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بیشک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے (اسے ترمذی، اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، ترمذی نے اس کی تحسین کی۔ت)

حدیث۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فانھا تقیم العوج وتدفع میتۃ السوء، الحدیث رواہ ابویعلی والبزار [4] عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ کجی کو سیدھا اور بری موت کو دور کرتا ہے الحدیث (ابویعلٰی اور بزار نے اسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

---

[2] القرآن الکریم ۴۲/ ۳۰

[3] جامع الترمذی ابواب الزکوٰۃ باب ماجاء فی فضل الصدقہ امین کمپنی دہلی ۱/ ۸۴، کنز العمال بحوالہ ت حب عن انس حدیث ۱۵۹۹۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۸ و ۳۷۱

[4] مسند ابی یعلی عن ابی بکر حدیث ۸۰ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۱/ ۷۵، کشف الاستار عن زوائد البزار حدیث ۹۳۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۴۴۲

حدیث ۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان صدقۃ المسلم تزید فی العمر وتمنع میتۃ السوء، رواہ الطبرانی[5] وابوبکر بن مقیم فی جزئہ عن عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے۔(اسے طبرانی اور ابوبکر بن مقیم نے اپنی جزء میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۴و۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تطفئ الخطیئۃ وتقی میتۃ السوء رواہ الطبرانی[6] فی الکبیر عن رافع بن مکیث الجهنی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے(اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن مکیث الجہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

دوسری روایت میں ہے:

الصدقۃ تمنع میتۃ السوء، رواہ احمد[7] عنہ والقضاعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما۔	صدقہ بری موت کو روکتا ہے(اسے احمد نے رافع بن مکیث سے اور قضاعی نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ لیدرؤ بالصدقۃ سبعین بابا من میتۃ السوء، رواہ الامام عبداللہ بن مبارک فی کتاب البر[8] عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بے شک عزوجل صدقہ کے سبب سے ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے(اسے امام عبداللہ بن مبارک نے کتاب البر میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تسد سبعین بابا من السوء۔	صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

---

[5] المعجم الکبیر حدیث ۳۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۲۲و۲۳

[6] الترغیب والترھیب بحوالہ الطبرانی فی الکبیر الترغیب فی الصدقۃ حدیث ۱۴ مصطفی البابی مصر ۲/ ۲۱

[7] کنز العمال بحوالہ القضاعی عن ابی ہریرہ حدیث ۱۵۹۸۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۵

[8] الترغیب والترھیب بحوالہ ابن البر فی کتاب البر الترغیب فی الصدقۃ حدیث ۲۱ مصطفی البابی مصر ۲/ ۱۲

رواہ الطبرانی [9] فی الکبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	(اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

حدیث ۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تمنع سبیعن نوعا من انواع البلاء اھونھا الجذام والبرص، رواہ الخطیب [10] عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	صدقہ ستر بلا کو روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں (والعیاذ باللہ تعالٰی) (اسے خطیب نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۹۔۱۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

باکروا بالصدقۃ فان البلاء لایخطّاھا، رواہ الطبرانی [11] عن امیر المومنین علی والبیہقی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔	صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی (اسے طبرانی نے امیر المومنین حضرت علی اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۱۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقات بالغدوات یذھبن بالعاھات رواہ الدیلمی [12] عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کردیتے ہیں۔(اس کو دیلمی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۱۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تمنع القضاء السوء	صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔(اس کو

[9] المعجم الکبیر عن رافع بن خدیج حدیث ۴۴۰۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۴/ ۲۷۴

[10] تاریخ البغداد ترجمہ ۴۳۲۶ الحارث بن نعمان دار الکتب العربی بیروت ۸/ ۲۰۸

[11] المعجم الاوسط حدیث ۵۶۳۹ مکتبہ المعارف ریاض ۶/ ۲۹۹، السنن الکبرٰی کتاب الزکوٰۃ باب فضل من اصبح صائما الخ دار صادر بیروت ۴/ ۱۸۹

[12] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۳۷۴۷ دار الکتب العربی بیروت ۲/ ۴۱۴، الجامع الصغیر بحوالہ الفردوس عن انس حدیث ۵۱۴۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۳۱۷

(رواہ ابن عساکر[13] عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ)	ابن عساکر نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۱۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلوا الذی بینکم وبین ربکم بکثرۃ ذکرکم لہ وکثرۃ الصدقۃ بالسروالعلانیۃ ترزقوا وتنصروا وتجبروا۔ رواہ ابن ماجۃ[14] عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو اس کی یاد کی کثرت اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے کہ ایسا کروگے تو روزی اور مدد دیئے جاؤ گے، تمھاری شکستگیاں درست کی جائیں گی (اسے ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۱۴ تا ۱۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تطفیئ الخطیئۃ کما یطفیئ الماء النار، رواہ الترمذی[15] وقال حسن صحیح عن معاذ بن جبل ونحوۃ ابن حباب فی صحیحہ عن کعب بن عجرۃ و کابی یعلٰی بسند صحیح عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنھم وابن المبارک عن عکرمۃ مرسلا بسند حسن۔	صدقہ گناہ کو بجھادیتاہے جیسے پانی آگ کو (روایت کیا اسے ترمذی نے اور حسن صحیح کہا، معاذ بن جبل سے اور ایسے ہی ابن حباب نے اپنی صحیح میں کعب بن عجرہ سے، جیسے ابی یعلٰی نے بسند صحیح جابر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اور ابن مبارک نے عکرمہ سے مرسلا بسند حسن۔ت)

حدیث ۱۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

مثل المؤمن ومثل الایمان کمثل الفرس فی اخبتہ یجول ثم	مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہواکہ

[13] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ الخضرا لبزاز داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۶۸

[14] سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلٰوۃ باب فرض الجمعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۷۷

[15] جامع الترمذی ابواب الایمان باب ماجاء فی حرمۃ الصلٰوۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۸۶، موارد الظمان حدیث ۱۵۶۹ المکتبۃ السلفیہ مکۃ المکرمۃ ص ۳۷۸

یرجع الی اخیتہ وان المؤمن یسھو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم الاتقیاء ولو معروفکم المؤمنین رواہ البیہقی فی شعب الایمان [16] وابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے یوں ہی مسلمان سے بھول ہوجاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔(اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

اس حدیث سے ظاہر کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔

حدیث ۱۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان الصدقۃ وصلۃ الرحم یزید اللہ بھما فی العمر ویدفع بھما میتۃ السوء ویدفع بھما المکروہ المحذور، رواہ ابویعلی [17] عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بے شک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالٰی عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دور کرتا ہے۔(اسے ابویعلی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۲۰: فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسألہ فی اثرہ فلیصل رحمہ، رواہ البخاری [18] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے(اسے امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

---

[16] شعب الایمان حدیث ۱۰۹۶۴ دارلکتب العلمیہ بیروت ۷/ ۴۵۲، حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۹۷ عبداللہ بن مبارک دار الکتب العلمیہ بیروت ۸/ ۱۷۹

[17] مسند ابو یعلی عن انس بن مالک حدیث ۴۹۰ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۴/ ۱۴۷، مجمع الزوائد بحوالہ ابو یعلی باب صلۃ الرحم وقطعھا دار الکتاب بیروت ۸/ ۱۵۱

[18] صحیح البخاری کتاب الادب باب من بسط لہ فی الرزق الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۸۵

حدیث۲۱و۲۲: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من سرہ ان یمدلہ فی عمرہ ویوسع لہ فی رزقہ ویدفع عنہ میتۃ السؤ فلیتق اللہ ولیصل رحمہ۔ رواہ عبد اللہ ابن الامام فی زوائد[19] المستدرك والبزار بسند جید والحاکم فی المستدرك عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ والحاکم نحوہ فی حدیث عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو۔ رزق وسیع ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے (اسے عبداللہ ابن امام نے زوائد المسند میں اور بزار نے بسند جید اور حاکم نے مستدرک میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور یونہی حاکم نے حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث۲۳: فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلۃ القرابۃ مثراۃ فی المال محبۃ فی الاھل منسأۃ فی الاجل رواہ الطبرانی[20] بسند صحیح عن عمرو بن سھل رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت کرنے والا عمر کا زیادہ کرنے والا ہے۔ (اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ عمرو بن سہل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث۲۴: فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلۃ الرحم تزید فی العمر رواہ القضاعی[21] عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	صلہ رحم سے عمر بڑھتی ہے (اسے قضاعی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث۲۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

---

[19] الترغیب والترھیب بحوالہ زوائد مسند والبزار والحاکم الترغیب فی صلۃ الرحم مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۳۵، المستدرک کتاب البر والصلۃ دار الفکر بیروت ۴/ ۱۶۰

[20] المعجم الاوسط حدیث ۷۸۰۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۸/ ۳۹۷

[21] کنز العمال بحوالہ القضاعی عن ابن مسعود حدیث ۶۹۰۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۵۶

ان اعجل البر ثوابا سلة الرحم حتی ان اھل البیت لیکونون فجرة فتنمو اموالھم ویکثر عددھم اذا تواصلوا، رواہ الطبرانی[22] عن ابی بکرة رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب میں صلہ رحم ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہو تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں، (اسے طبرانی نے ابی بکرة رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

دوسری روایت میں اتنا اور ہے:

ومامن اھل بیت یتواصلون فیحتاجون، رواہ ابن حبان[23] فی صحیحہ۔	کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں۔(اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ت)

حدیث ۲۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلة الرحم وحسن الخلق وحسن الجوار یعمرن الدیار ویزدن فی الاعمار۔رواہ الامام احمد[24] و البیھقی فی الشعب بسند صحیح علی اصولنا عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالٰی عنہا۔	صلہ رحم اور نیک خوئی اور ہمسایہ سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں،(اسے امام احمد اور بیہقی نے شعب عن بسند صحیح ہمارے اصول پر ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صنائع العروف تقی مصارع السوء والاٰفات الھلکات واھل المعروف فی	نیک سلوک کے کام بری موتوں آفتوں ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دنیا میں احسان والے

[22] مجمع الزوائد کتاب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم وقطعاً دار الکتب بیروت ۸/ ۱۵۲، المعجم الاوسط حدیث مکتبہ المعارف ریاض ۲/ ۵۶

[23] موارد الظمان باب صلۃ الرحم حدیث ۲۰۳۸ المطبعۃ السلفیۃ مکۃ المکرمۃ ص ۴۹۹

[24] شعب الایمان حدیث ۷۹۶۹ دار الکتب العربیہ بیروت ۶/ ۲۲۶، کنز العمال بحوالہ حم ھب عن عائشہ حدیث ۶۹۱۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۵۶

الدنیا ھم اھل المعروف الاخرۃ رواہ الحاکم فی[25] المستدرك عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے (اسے حاکم نے مستدرک میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۲۸: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صنائع المعروف تقی مصارع السوء والصدقۃ خفیا تطفئ غضب الرب وصلۃ الرحم زیادۃ فی العمر وکل معروف صدقۃ واھل المعروف فی الدنیا ھم اھل المعروف فی الاخرۃ واھل المنکر فی الدنیا ھم اھل المنکر فی الأخرۃ واول من یدکل الجنۃ اھل المعروف رواہ الطبرانی[26] فی الاوسط عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا۔	بھلائیوں کے کام بری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیک سلوک (کچھ ہو کسی کے ساتھ ہو) سب صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی عقبٰی میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو بہشت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں (اسے طبرانی نے اوسط میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۲۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان من موجبات المغفرۃ ادخالك السرور علی اخیك المسلم رواہ الطبرانی[27] فی الکبیر والاوسط عن الامام سیدنا الحسن بن علی کرم اللہ تعالٰی وجوھھما۔	بے شک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا (اسے طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں امام سید نا حسن بن علی کرم اللہ وجوھما سے روایت کیا۔ت)

[25] کنز العمال بحوالہ ک فی المستدرک حدیث ۱۵۹۶۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۳

[26] المعجم الاوسط حدیث ۶۰۷۲ مکتبہ المعارف ریاض ۷/ ۵۰و۵۱

[27] المجمع الکبیر حدیث ۲۷۳۱و۲۷۳۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/ ۷۳و۸۵، المعجم الاوسط حدیث ۸۲۴۱ مکتبہ المعارف ریاض ۹/ ۱۱۶

حدیث ۳۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

احب الاعمال الی اللہ تعالٰی بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم رواہ فیہما[28] عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔	اللہ تعالٰی کے فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمانوں کا جی خوش کرنا ہے۔ (طبرانی دونوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۳۱تا۳۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

افضل الاعمال ادخال السرور علی المؤمن کسوت عورتہ او اشبعت جوعتہ اقضیت لہ حاجۃ رواہ فی الاوسط[29] عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم و نحوہ ابو الشیخ فی الثواب و الاصبہانی فی حدیث عن ابنہ عبداللہ و ابن ابی الدنیا بعض اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔	سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی خوش کرنا ہے کہ تو اس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے۔ (اسے اوسط میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم سے اور ایسے ہی ابوالشیخ نے ثواب اور اصبہانی نے اپنے بیٹے عبداللہ کی حدیث میں اور ابن ابی الدنیا نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۳۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من وافق من اخیہ شہوۃ غفرلہ رواہ العقیلی والبزار والطبرانی[30] فی الکبیر عن ابی الدراء رضی اللہ تعالٰی عنہ ولہ	یعنی جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم حلال چیز کو چاہتا ہو اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی شیئ مہیا کردے اللہ تعالٰی عزوجل اس کے لئے مغفرت فرمادے (اسے عقیلی، بزار

[28] اتحاف السادۃ المتقین بحوالہ الطبرانی فی الکبیر کتاب الادب الباب الثالث دار الفکر بیروت ۶/ ۲۹۳، المعجم الاوسط حدیث ۷۹۰۷ مکتبہ المعارف ریاض ۸/ ۳۴۳

[29] الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی فی الاوسط الترغیب فی حوائج المسلمین حدیث ۱۹ مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۹۴

[30] الضعفاء الکبیر ترجمہ نصر بن نجیح الباہلی دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۲۹۶، مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی والبزار کتاب الاطعمہ باب فیمن وافق من اخیہ شہوۃ دار الکتاب بیروت ۵/ ۱۸

شواھد فی اللآلی۔	اور طبرانی نے کبیر میں ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور لآلی میں اس کے شواہد ہیں۔ت)

حدیث ۳۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من اطعم اخاہ المسلم شھوتہ حرمہ اللہ علی النار رواہ البیھقی فی شعب الایمان[31] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جو اپنے بھائی مسلمان کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالٰی اسے دوزخ پر حرام کردے (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۳۶: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من موجبات الرحمۃ اطعام المسلم المسکین۔ رواہ الحاکم[32] وصححہ ونحوہ البیھقی وابواشیخ فی الثواب عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں سے غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا ہے (روایت کیا اسے حاکم نے اور اس کی تصحیح کی، اور ایسے ہی بیہقی اور ابوالشیخ نے ثواب میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ت)

حدیث ۳۷تا۴۶: فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلٰوۃ باللیل والناس نیام قطعۃ من حدیث جلیل نفیس جمیل مشھور مستفید مفید مفیض، رواہ امام الائمۃ ابوحنیفۃ[33] والامام احمد وعبدالرزاق فی مصنفہ والترمذی والطبرانی عن ابن عباس	یعنی اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا (یہ حدیث جلیل نفس جمیل مشہور و مستفید مفید مفیض کا ایک ٹکڑہ ہے۔ روایت کیا اسے امام الائمہ ابوحنیفہ اور امام احمد اور عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں اور ترمذی اور طبرانی نے ابن عباس سے،

[31] شعب الایمان حدیث ۳۳۸۲ دارلکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۲۲

[32] المستدرک للحاکم کتاب التفسیر تحت سورۃ البلد دار الفکر بیروت ۲/ ۵۲۴، شعب الایمان حدیث ۳۳۶۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۱۷، الترغیب والترھیب بحوالہ الحاکم والبیھقی الترغیب فے اطعام الطعام حدیث ۹ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۴

[33] جامع الترمذی ابواب تفسیر سورۃ ص امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۵۵ و مسند احمد بن حنبل ۱/ ۳۶۸

واحمد والترمذی [34] والطبرانی وابن مردویة عن معاذ بن جبل وابن خزیمة و الدارمی والبغوی وابن السکن وابونعیم وابن بسطة عن عبدالرحمن بن عایش واحمد [35] والطبرانی عنه عن صحابی و البزار [36] عن ابن عمر وعن ثوبان والطبرانی [37] عن ابی امامة وابن قانع عن ابی عبیدة [38] بن الجراح والدارقطنی وابوبکر النیسابوری فی الزیادات عن انس [39] وابو الفرج فی العلل [40] تعلیقاعن ابی هریرة وابن ابی شیبة مرسلا عن عبد الرحمن [41] بن سابط رضی اللہ تعالٰی عنهم۔	اور احمد اور ترمذی نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے معاذ بن جبل سے اور ابن خزیمہ اور دارمی اور بغوی اور ابن سکن اور ابونعیم اور ابن بسطہ نے عبدالرحمٰن بن عایش سے اور احمد اور طبرانی نے اس سے صحابی سے اور بزار نے ابن عمرو سے ابن عمرو نے ثوبان سے،اور طبرانی نے ابوامامہ سے،اور ابن قانع نے ابو عبیدہ بن جراح اور دارقطنی اور ابوبکر نیشاپوری نے زیادات میں حضرت انس سے اور ابوالفرج نے علل میں حضرت ابوہریرہ سے تعلیقا اور ابن ابی شیبہ نے مرسلا حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

[34] جامع الترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورة ص امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۵۶،مسند احمد بن حنبل حدیث معاذ بن جبل المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۲۴۳

[35] مسند احمد بن حنبل عن عبدالرحمن عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۶

[36] مجمع الزوائد عن ثوبان وابن عمرو کتاب التعبیر باب ماجاء فیما راٰہ النبی فی المنام دار الکتاب بیروت ۷/ ۷۸-۱۷۷

[37] المعجم الکبیر عن ابی امامه حدیث ۸۱۱۷ المکتبة الفیصلیة بیروت ۸/ ۳۴۹

[38] الدارلمنثور بحواله الخطیب عن ابی عبیدة سوة ص مکتبه آیة اللہ العظمی قم ایران ۵/ ۳۲۰،العلل المتناهیة باب فی ذکر الصورة حدیث ۱۰ دارا نشر الکتب الاسلامیه لاہورا/ ۱۶

[39] کنز العمال عن انس حدیث ۴۴۳۲۱ موسسة الرساله بیروت ۱۶/ ۲۴۶،۲۴۵

[40] العلل المتناهیة عن ابی ہریرة باب فی ذکر الصورة دارنشر الکتب الاسلامیه لاہورا/ ۲۰

[41] العلل المتناہیة باب فی ذکر الصورة دارنشر الکتب الاسلامیه لاہورا/ ۲۰

فی رؤیۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رب عزوجل ووضعہ تعالٰی کفہ کما یلیق بجلالہ العظیم بین کتفیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فتجلی لی کل شیئ و عرفت[42] وفی روایۃ فعلمت مافی السمٰوٰت والارض[43] و فی اخری مابین المشرق والمغرب[44] وقد ذکرناہ مع تفاصیل طرقہ وتنوع الفاظہ فی کتابنا المبارك ان شاء اللہ تعالٰی سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی و الحمد للہ ماأولی۔	حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی اللہ تعالٰی کے دیدار والی روایت میں جس میں ہے "اور اللہ تعالٰی نے اپنی شایان شان کف مبارک کو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کے کندھوں کے درمیان رکھا تو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام فرماتے ہیں تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی" دوسری روایت میں ہے "میں نے معلوم کرلی جو چیز بھی زمین وآسمان میں ہے" اور ایک رویات میں ہے "مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے" اور ہم نے اس حدیث کو اس کے طرق کے تفصیل اور اختلاف الفاظ کو اپنی مبارک کتاب "سلطنت مصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی" میں ذکر کردیا ہے۔الحمد للہ (ت)

مرقاۃ شریف میں ہے:

اطعام الطعام ای اعطاہ للانام من الخاص والعام[45]۔	کھانا کھلانا یعنی ہر خاص وعام کو کھانا دینا مراد ہے۔(ت)

حدیث ۴۷: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الکفارات اطعام وافشاء السلام والصلٰوۃ باللیل و الناس نیام، رواہ الحاکم[46] وصحح سندہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا (اسے حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

[42] العلل المتناہیہ باب فی ذکر حدیث ۱۳ دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/ ۲۰

[43] مجمع الزوائد باب فیما رأہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دارالکتب بیروت ۷/ ۱۷۶

[44] جامع الترمذی ابواب التفسیر تفسیر سوۃ ص امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۵۶

[45] مرقاۃ المفاتیح کتاب الصلٰوۃ باب المساجد المکتبہ حبیبہ کوئٹہ ۲/ ۴۳۲، ۴۵۶

[46] المستدرک للحاکم کتاب الاطعمہ فضیلۃ اطعام الطعام دارالفکر بیروت ۴/ ۱۲۹

حدیث ۴۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من اطعم اخاہ حتی یشبعہ وسقاہ من الماء حتی یرویہ باعداللہ من النار سبع خنادق مابین کل خندقین مسیرۃ خمس مائۃ عام۔رواہ الطبرانی [47] فی الکبیر عن ابوالشیخ فی الثواب والحاکم مصححا سندہ والبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔	جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالٰی اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کردے ہر کھائی سر دوسری تک پانچسو برس کی راہ(اسے طبرانی نے کبیر میں اور ابوالشیخ نے ثواب میں اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۴۹: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل یباھی ملئکۃ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ رواہ ابوالشیخ [48] عن الحسن البصری مرسلًا۔	اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتاہے)کہ دیکھو فضیلت اسے کہتے ہیں)(اسے ابوالشیخ نے حسن بصری سے مرسلا روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۰ و ۵۱: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الخیر اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ من الشفرۃ الی سنام البعیر،رواہ ابن ماجۃ [49] عن ابن عباس و ابن ابی الدنیا عن	خیر وبرکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف(کہ اونٹ ذبح کرکے سب سے پہلے اس کا کوہان تراشتے ہیں)(اسے

[47] الترغیب والترغیب الترغیب فی الطعام الطعام حدیث ۱۴ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۵، مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی فی الکبیر باب فیمن اطعم مسلما اوسقاہ دار الکتاب بیروت ۳/ ۱۳۰، المستدرک للحاکم کتاب الاطعمہ فضیلۃ اطعام الطعام دارافکر بیروت ۴/ ۱۲۹، شعب الایمان حدیث ۳۳۶۸ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۱۸

[48] الترغیب والترہب بحوالہ الشیخ فی الثواب مرسلا مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۸

[49] سنن ابی ماجہ ابواب الاطعمہ بب الضیافۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۸،۲۴۹، الترغیب والترھیب بحوالہ ابن ماجۃ وابن ابی الدنیا مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۷۲

انس رضی اللہ تعالٰی عنہم۔	ابن ماجہ نے ابن عباس سے اور ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۲: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الملائکۃ تصل علی احدکم مادامت مائدتہ موضوعۃ، رواہ الاصبھانی[50] عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا۔	جب تک تم میں سے کسی کا دستر خوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں، (اسے اصبہانی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۳: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الضیف یاتی یرزقہ ویرتحل بذنوب القوم یمحص عنھم ذنوبھم رواہ ابو الشیخ[51] عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے ان کے گناہ مٹا دیتا ہے (اسے ابوالشیخ نے ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کا۔ت)

حدیث ۵۴: سیدنا امام حسن مجتبٰی صلی اللہ تعالٰی علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی حدیث میں ہے:

لان اطعم اخالی فی اللہ لقمۃ احب الی من ان تصدق علی مسکین بدرھم ولان اعطی اخالی فی اللہ درھما احب الی من ان تصدق علی مسکین بمائۃ درھم، رواہ ابو الشیخ[52] فی الشوارب عنہ عن جدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم	بے شک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دوں، اور اپنے بھائی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین کو سو روپیہ خیرات کروں، ا(اسے ابوالشیخ نے ثواب میں امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے اپنے نانا جان صلی اللہ تعالٰی

[50] الترغیب والترھیب بحوالہ اصبھانی حدیث ۱۳ مصطفی البابی مصر ۳/ ۷۲

[51] کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ عن ابی الدرداء حدیث ۲۵۸۳۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۹/ ۲۴۲

[52] الترغیب والترھیب بحوالہ ابی الشیخ فی الثواب حدیث ۲۴ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۸

ولعل عـــہ الاظہر وقفہ کالذی یلیہ۔	علیہ وسلم سے روایت کیا اور ظاہرا یہ حدیث موقوف ہے بعد والی حدیث کی طرح۔(ت)

حدیث ۵۵: سیدنا امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ تعالٰی وجہہ الاسنی فرماتے ہیں:

لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ادخل سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقھا[53]۔رواہ منہ وقفا علیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر چھ سیر کھانے پر اکٹھا **کروں تو یہ مجھے** اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمھارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کردوں،اسے ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعا روایت کیا۔

حدیث ۵۶: کہ صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے فرمایا: اکھٹے ہو کر کھانا کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عرض کی: الگ الگ۔فرمایا:

اجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ۔رواہ ابوداؤد[54] ابن ماجۃ وحبان عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جمع ہو کر کھانا کھاؤ اور اللہ تعالٰی کا نام لو تمھارے لئے اسی میں برکت رکھی جائے گی(اسے ابوداؤد،ابن ماجہ اور حبان نے وحشی حرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۷: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

کلوا جمیعا ولا تفرقوا فان البرکۃ مع الجماعۃ رواہ ابن ماجۃ[55] والعسکری[56]	مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔(اسے ابن ماجہ اور عسکری نے مواعظ

عـــہ: اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث آئندہ حدیث کی طرح حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ پر موقوف ہے یعنی انکا فرمان ہے ۱۲۔

---

[53] الترغیب والترہیب بحوالہ ابی الشیخ فی الثواب حدیث ۲۳ مصطفی البابی مصر ۳/ ۶۸

[54] سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب فی الاجتماع علی الطعام آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۷۲،سنن ابن ماجہ ابواب الطعام باب فی الاجتماع علی الطعام ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۴

[55] سنن ابن ماجہ ابواب الطعام باب فی الاجتماع علی الطعام ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۴

[56] کنز العمال بحوالہ العسکری فی المواعظ حدیث ۴۰۷۲۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/ ۲۴۵

فی المواعظ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند حسن۔	میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسند حسن روایت کیا۔ت)

حدث۵۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

البرکۃ فی ثلثۃ فی الجماعۃ والثرید والسحور رواہ الطبرانی[57] فی الکبیر والبیہقی فی شعب عن سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	برکت تین چیزوں میں ہے مسلمانوں کے اجتماع اور طعام ثرید اور طعام سحری میں (اسے طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب میں سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث۵۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ ویداللہ علی الجماعۃ۔رواہ البزار[58] عن سمرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	ایک آدمی کی خوار کی دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو،اللہ تعالٰی کا ہاتھ جماعت پر ہے۔(اسے بزار نے سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث۶۰: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان احب الطعام الی اللہ تعالٰی ما کثرت علیہ الایدی رواہ ابویعلی والطبرانی[59] وابوالشیخ عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر بہت سے ہاتھ ہوں (یعنی جتنے آدمی مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالٰی کو زیادہ پسند ہوگا) (اسے ابویعلی اور طبرانی اور ابوالشیخ نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل نیک نیت پاک مال سے

[57] المعجم الکبیر عن مسلمان حدیث ۶۱۲۷ المکتبہ الفیصلیۃ بیروت ۶/ ۱۵۱،شعب الایمان حدیث ۷۵۲۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۶۸

[58] کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الاطعمہ باب الاجتماع علی الطعام موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۳۳

[59] الترغیب والترہیب بحوالہ ابی یعلی والطبرانی وابی الشیخ عن جابر مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۳۴

شریک ہوں گے انھیں کرم الٰہی وانعام حضرت رسالت پناہی تعالٰی ربہ وتکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے **۲۵ فائدے ملنے کی امید ہے:**

(۱) باذنہٖ تعالٰی بری موت سے بچیں گے (حدیث ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۱۹۔۲۱۔۲۲۔۲۷۔۲۸ گیارہ حدیثیں) ستر دروازے بری موت کے بند ہوں گے۔حدیث ۶

(۲) عمریں زیادہ ہوں گی۔حدیث ۳۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۴۔۲۸۔نو حدیثیں۔

(۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔حدیث ۲۵۔یہ تین فائدے خاص دفع وبا سے متعلق ہیں۔

(۴) رزق کی وسعت مال کی کثرت ہوگی۔حدیث ۱۳۔۲۰،۲۱،۲۲۔۲۵۔چھ حدیثیں۔اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔حدیث ۲۵۔

(۵) خیر وبرکت پائیں گے۔حدیث ۵۰،۵۱،۵۶،۵۷،۵۸۔پانچ حدیثیں،یہ دونوں فائدے دفع قحط سے متعلق ہیں۔

(۶) آفتیں بلائیں دور ہوں گی۔حدیث ۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲،۲۷۔سات حدیثیں۔

بری قضا ٹلے گی حدیث ۲۔ ستر دروازے برائی کے بند ہوں گے حدیث ۷۔ ستر قسم کی بلا دور ہوگی حدیث ۶۔

(۷) ان کے شہر آباد ہوں گے حدیث ۲۶۔

(۸) شکستہ حال دور ہوگی حدیث ۱۳۔

(۹) خوف اندیشہ زائل اور اطمینان خاطر حاصل ہوگا۔حدیث ۱۹۔

(۱۰) عدد الٰہی شامل حال ہوگی۔حدیث ۱۳۔۵۹،دو۲ حدیثیں۔

(۱۱) رحمت الٰہی ان کے لئے واجب ہوگی۔حدیث ۳۶

(۱۲) ملائکہ ان پر دورد بھیجیں گے حدیث ۵۲۔

(۱۳) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔حدیث ۳۰،۳۱،۳۲،۳۳،۶۰۔پانچ حدیثیں۔

(۱۴) غضب الٰہی ان پر سے زائل ہوگا۔حدیث ۱۔

(۱۵) ان کے گناہ بخش جائیں گے۔حدیث ۴۔۵۔۱۴،۱۵،۱۶،۱۷۔۱۸۔۲۹۔۳۴۔۴۷۔۵۳۔گیارہ حدیثیں۔مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی حدیث ۲۹۔ان کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی حدیث ۴۔۵۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔چھ حدیثیں یہ دس فائدے دفع قحط دوباہر گونہ امراض وبلاد قضائے حاجات وبرکات وسعادات کو مفید ہیں۔

(۱۶) خدمت اہل دین میں صدقے سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔ حدیث ۵۴۔

(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔ حدیث ۵۵۔

(۱۸) ان کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔ حدیث ۲۔

(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گے جو ہر خوبی کی متبع ہیں۔ حدیث ۲۳۔

(۲۰) تھوڑے صرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دونا اٹھتا، حدیث ۵۹۔ وفیہ احادیث لم نذکرھا (اس بارے میں اور بھی احادیث ہیں جن کو ہم نے ذکر نہیں کیا۔ ت)

(۲۱) اللہ عزوجل کے حضور درجے بلند ہوں گے حدیث ۳۷ تا ۴۶۔ دس حدیثیں۔

(۲۲) مولٰی تبارک وتعالٰی ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات فرمائے گا۔ حدیث ۴۹

(۲۳) روز قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے۔ حدیث ۲۔ ۳۵۔ ۴۸۔ تین حدیثیں ہیں۔

آتش دوزخ ان پر حرام ہوگی۔ حدیث ۳۵۔

(۲۴) آخرت میں احسان الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایت مقاصد وغایت مرادات ہے۔ حدیث ۲۷۔ ۲۸۔

(۱۵) خدانے چاہاتو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعل اقدس کے تصدق میں سب سے پہلے داخل جنت ہے۔ حدیث ۲۸

اللہ اکبر، غور کیجئے بحمد اللہ کیسا نسخۂ جلیلہ۔ جمیلہ، جامعہ، کافیہ، شافیہ، صافیہ، وافیہ ہے کہ ایک مفرد دوا اور اس قدر منافع جانفزا، وفضل اللہ اوسع واکبر واطیب واکثر (اللہ عزوجل کا فضل بہت بڑا، بہت وسیع، بہت پاکیزہ اور بہت زیادہ ہے) علماء تو بفرض حصول شفاء ودفع بلا متفرق اشیاء جمع فرماتے ہیں کہ اپنی زوجہ کہ اس کا مہر کل یا بعض دے وہ اس میں سے کچھ بطیّب خاطر اسے ہبہ کردے ان داموں کو شہد وروغن زیتون خریدے بعض آیات قرآنیہ خصوصا سورۃ فاتحہ اور آیات شفا رکابی میں لکھ کر آب باراں اور وہ نہ ملے تو آبِ دریا سے دھوئے، قدرے وہ روغن وشہد ملا کر پئے، بعونہ تعالٰی ہر مرض سے شفا پائے کہ اس نے دو شفائیں قرآن وشہد، دو برکتیں باران وزیت اور ہنی ومری زر موہوب مہر پانچ چیزیں جمع کیں۔

لقولہ تعالٰی " نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ " [60] وقولہ تعالٰی " فِیْهِ	یعنی ہم اتارتے ہں قرآن سے وہ چیز کہ شفا ورحمت ہے ایمان والوں کے لئے شہد میں

[60] القرآن الکریم ۱۷/ ۸۲

شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ [61]"۔وقولہ تعالٰی "وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا" [62]۔ وقولہ تعالٰی "شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ" [63]۔وقولہ تعالٰی "فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓــًٔا مَّرِيْٓــًٔا" [64]۔	شفاء ہے لوگوں کے لئے،اور اتارا ہم نے آسماں سے برکت والا پانی اور مبارک پیڑ زیتون کا، پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمھیں مہر میں سے کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضی شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی وحضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہدایت فرمائی ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسند حسن حضرت مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی سے روای کہ انھوں نے فرمایا:

اذا اشتکی احدکم فلیستوھب من امرأتہ من صداقھا درھما فلیشتربہ عسلا ثم یأخذ ماء السماء فیجمع ھنیئا مریئا مبارکا [65]۔	جب تم میں کوئی بیمار ہو تو اسے چاہئے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم ہبہ کرائے اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کر رچتا پچتا برکت ولا جمع کرے گا۔

ایک بار فرمایا:

اذا اراد احدکم الشفاء فلیکتب اٰیۃ من کتاب اللہ فی صحفۃ ولیغسلھا بماء السماء ولیاخذ من امرأتہ درھما عن طیب نفس منھما فلیشتربہ عسلا فلیشر بہ فانہ شفاء ،ذکرہ الامام القسطلانی فی المواھب [66] اللدینۃ۔	جب تم میں سے کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آب باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔(امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں اسے ذکر کیا ہے۔ت)

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

مرض عوف بن مالک الاشجعی الصحابی	عوف بن مالک اشجعی صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ

---

[61] القرآن الکریم ١٦/ ٦٩

[62] القرآن الکریم ٥٠/ ٩

[63] القرآن الکریم ٢٤/ ٣٥

[64] القرآن الکریم ٤/ ٤

[65] تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تحت آیۃ فکلوا ھنیئا مریئا مکتبہ بزار مصطفی البار نکتۃ المکرمۃ ٣/ ٨٦٢،المواھب اللدنیہ بحوالہ ابن ابی حاتم فی التفسیر المقصد الثامن الفصل الاول النوع الثانی المکتب الاسلامی بیروت ٣/ ٤٧٩

[66] المواہب اللدنیہ بحوالہ ابن ابی حاتم فی التفسیر المقصد الثامن الفصل الاول النوع الثانی المکتب الاسلامی بیروت ٣/ ٤٧٩

رضی اللہ تعالٰی عنه فقال ائتونی بماء فان اللہ تعالٰی یقول ونزلنا من السماء ماء مبارکا۔ثم قال ائتونی بعسل وتلا۔الاٰیة فیه شفاء للناس ثم قال ائتونی بزیت وتلا من شجرة مبٰرکة فخلط ذٰلك بعضه ببعض شربه فشفاء[67]۔	علیل ہوئے، فرمایا پانی لاؤ کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے ہم نے اتارا آسمان سے برکت والا پانی، پھر فرمایا شہد لاؤ۔ اور آیت پڑھ کہ اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے پھر فرمایا: روغن زیتون لاؤ۔ اور آیت پڑھی کہ برکت والے پیڑ سے پھر ان سب کو ملا کر نوش فرمایا شفا پائی۔

توجب متفرقات کا جمع کرنا جائز ونافع ہے تو یہ ایک ہی دوا سب خوبیوں کی جامع ہے اس کی کامل نظیر نسخہ امام اجل حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید حضرت امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما و نسخہ جلیلہ رؤیائے حضور پر نور سید المرسلین رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے۔ علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص نے امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عرض کی: اے عبدالرحمٰن! سات برس سے میرے ایک زانوں میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے طبیبوں سے رجوع کی کچھ نفع نہ ہوا۔ فرمایا:

اذهب فانظر موضعا یحتاج الناس الی الماء فاحفر هناك بئرا فانی ارجو ان تنبع لك هناك عین ویمسلك عنك الدم۔ففعل الرجل فبرأ۔رواه الامام البیهقی[68] عن علی قال سمعت ابن المبارك وسئله الرجل فذکره۔	جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو، وہاں ایک کنواں کھود، اور (براہ کرامت یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا تھم جائے گا، اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہوگیا (اسے امام بیہقی نے علی سے روایت کیا فرمایا میں نے ابن مبارک سے سنا ان سے ایک شخص نے سوال کیا تو انھوں نے اس حدیث کو ذکر کیا۔ (ت)

امام بیہقی فرماتے ہیں اسی قبیل سے ہمارے استاد ابو عبداللہ حاکم (صاحب مستدرک کی حکایت ہے کہ ان کے منہ پر پھوڑے نکلے، طرح طرح کے علاج کئے نہ گئے، قریب ایک سال کے اس حال میں گزرا انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ تعالٰی سے ان کی مجلس میں

[67] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ المقصد الثامن الاول دار المعرفۃ بیروت ۷/ ۱۲۳

[68] شعب الایمان حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العربی بیروت ۳/ ۲۲۱

دعا کی درخواست کی۔امام نے دعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی،دوسرا جمعہ ہوا کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابو عبداللہ حاکم کے لئے دعا میں کوشش کی میں خواب میں جمال جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: **قولی لابی عبد اللہ یوسع الماء علی المسلمین** (ابو عبداللہ سے کہہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے،امام بیہقی فرماتے ہیں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا انھوں نے انے دروازے پر ایک سقایہ بنانے کا حکم دیا۔جب بن چکا اس میں پانی بھروادیا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہو گیا جیسا کبھی نہ تھا۔اس کے بعد برسوں زندہ رہے[69]۔

بالجملہ مسلمانوں کو چاہئے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ واجب جانیں کہ ان منافع جلیلہ دنیا وآخرت سے بہرہ مند ہوں:

(۱) تصحیح نیت کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل جاتا ہے نیک کام کیا اور نیت بری تو وہ کچھ کام نہیں **انما الاعمال بالنیات**[70] (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ت) تو لازم کہ ریا یا ناموری وغیرہ اغراض فاسدہ کو اصلا دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار نقصان کے سزاوار ہوں گے۔**والعیاذ باللہ تعالٰی**

(۲) صرف اپنے سر سے بلا ٹالنے کی نیت نہ کریں کہ جس نیک کام میں چند طرح کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ کا مستحق ہوگا **انما لکل امریئ مانوی**[71] (ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے۔ت) جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کرلینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیت نہ کرنا کیسی حماقت اور بلاوجہ اپنا نقصان ہے۔ہم اوپر اشارہ کرچکے ہیں کہ اس عمل میں کتنی نیکیوں کی نیت ہو سکتی ہے ان سب کا قصد کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقۃً اس عمل سے بلا ٹلنا بھی انہی نیتوں کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کردیا تو بغیر ان نیتوں اعنی صدقہ فقراء وخدمت صلحاوصلہ رحم واحسان جار

---

[69] شعب الایمان تحت حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۲۲

[70] صحیح البخاری باب کیف کان بدؤ الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲

[71] صحیح البخاری باب کیف کان بدؤ الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲

وغیرہ مذکورات کے بلا ٹلنے کی خالی نیت پوست بے مغز ہے۔

(۳) اپنے مال کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجالائیں کہ اس کام میں پاک رہی مال لگایا جائے اللہ عزوجل پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے:

الشیخان ولانسائی والترمذی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یقبل اللہ الاالطیب [72] ھوقطعہ حدیث وفی الباب عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔	شیخین، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا: اللہ تعالٰی قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ (ت)

ناپاک مال والوں کو یہ رونا کیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ خیرات، فاتحہ، نیاز کچھ قبول نہیں والعیاذ باللہ تعالٰی۔

(۴) زنہار زنہار ایسانہ کرکہ کھاتے پیو کہ بلائیں محتاجون کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انھیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انھیں ایذا دینا اور دل دکھانا ہے۔ مسلمانوں کی دل شکنی معاذاللہ وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کردے گی۔ ایسے کھانے کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرنے بلائے جائیں جنھیں پرواہ نہیں اور بھوکے چھوڑ دیے جائیں جو آنا چاہتے ہیں۔

مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صل اللہ تعالٰی علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یمنعھا من یاتیھا ویدعی الیھا من یاباھا [73] وللطبرانی فی الکبیر	مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین کھانا اس دعوت ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے۔

[72] صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ ۱/ ۱۸۹ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ ۱/ ۳۲۶، جامع الترمذی کتاب الزکوٰۃ ۱/ ۸۴ سنن ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۳۳

[73] صحیح مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۶۳

والدیلمی فی مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلفظ یدعی الیہ الشعبان ویحبس عنہ الجائع[74] وفی الباب غیرھما۔	طبرانی نے کبیر میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سند حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے واسطہ سے حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کا ارشاد گرامی اس لفظ سے نقل کیا کہ سیر شدہ کو دعوت دی جائے اور بھوکے کو روکا جائے اس باب میں دوسروں نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔(ت)

(۵) فقراء کہ آئیں کہ ان کی مدارات وخاطر داری میں سعی جمیل کریں اپنا احسان ان پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں ان کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رزق کھاتے اور تمھارے گناہ مٹاتے ہیں اٹھانے بٹھانے بلانے کھلانے کسی بات میں برتاؤ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دکھے کہ احسان رکھنے ایذا دینے سے صدقہ بالکل اکارت جاتا ہے۔ قال اللہ تعالٰی:

"اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّ مَغۡفِرَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَۃٍ یَّتۡبَعُہَاۤ اَذًی ؕ وَ اللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیۡمٌ ﴿۲۶۳﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِکُمۡ بِالۡمَنِّ وَ الۡاَذٰی ۙ کَالَّذِیۡ یُنۡفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ" الاٰیۃ[75]۔	جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دئے کے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ دل دکھانا ان کے لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس، نہ ان پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں، اچھی بات (کہ یہ ہاتھ نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر دیا) اور درگزرے (کہ فقیر نے ناحق ہٹ یا کوئی بے جا حرکت کی تو اس پر خیال نہ کیا اسے دکھ نہ دیا) یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل ستانا ہو اور اللہ تعالٰی بے پرواہ ہے (کہ تمھارے صدقہ وخیرات کی پرواہ نہیں رکھتا، احسان کس پر کرتے ہو) حلم والا ہے کہ تمھیں بے شمار نعمتیں دے کر تمھاری سخت نافرمانیوں سے درگزر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دے کر وجہ بے وجہ اسے ایذا دیتے ہو) اے ایمان والو! اپنی خیرات اکارت نہ کرو احسان رکھنے اور

[74] المعجم الکبیر حدیث ۱۲۷۵۴ المکتبہ الفیصلیہ بیروت ۱۲/ ۱۵۹، الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۳۶۶۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۲۷۳

[75] القرآن الکریم ۲/ ۲۶۲ تا ۲۶۴

دل ستانے سے اس کی طرح جو مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو (کہ اس کا صدقہ سر سے اکارت ہے **والعیاذ باللّٰہ رب العالمین**) ان سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار بار بجالائیں کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقراء وغربا کی منفعت ہوگی اتنی اپنے لئے ودنیاوی وجسمی وجانی رحمت وبرکت ونعمت وسعادت ہوگی خصوصا ایام قحط میں۔ تو جب تک عیاذ باللّٰہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل طور پر غرباء ومساکین کی خبر گیری ہوجائے گی اپنے کھانے میں ان کا کھانا بھی نکل جائے گا، دیتے ہوئے نفس کو معلوم بھی نہ ہوگا اور جماعت کی وجہ سے سو کا کھانا دو سو کو کفایت کرے گا۔ قحط عام الرماد میں حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اس کا قصد ظاہر فرمایا۔ وباللّٰہ التوفیق وہدایۃ الطریق۔

الحمدللّٰہ کہ یہ متفرد جواب نفیس ولاجواب عشرہ اوسط ماہ فاخر ربیع الآخر کے تین جلسوں میں تسوید وتبیضا تمام اور بلحاظ تاریخ **راد القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء** ۱۳۱۲ھ نام ہوا۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علی سید المرسلین

محمد والہ وصحبہ اجمعین واللّٰہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

رسالہ

راد القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواء ماۃ الفقراء

ختم شد